فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): باپ نے نابالغہ کا نکاح کیا، بعد میں لڑکی نے بالغ ہونے کا دعویٰ کیا اور کسی دوسرے لڑکے سے نکاح کر لیا، کون سا نکاح صحیح ہوا؟

(جواب): نابالغہ کا نکاح اس کا ولی کر سکتا ہے، البتہ بلوغت کے بعد لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہوگا۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں لڑکی کا جو نکاح اس کے باپ نے کیا، وہ صحیح ہے، لڑکی جب تک اس نکاح کو فسخ نہ کرے، دوسرے لڑکے سے نکاح نہیں کر سکتی۔

(سوال): خیار بلوغ سے کیا مراد ہے؟

(جواب): اگر ولی اپنے نابالغ لڑکے یا لڑکی کا بلوغت سے پہلے نکاح کر دے، تو وہ نکاح ہو جاتا ہے، البتہ بلوغت کے بعد لڑکے اور لڑکی کو اس نکاح کو قائم رکھنے یا رد کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے، اسی اختیار کو ''خیار بلوغ'' کہتے ہیں۔

(سوال): خیار بلوغ سے نکاح فسخ کیسے کیا جائے گا؟

(جواب): اگر لڑکی یا لڑکا بالغ ہونے پر ولی کے کیے گئے نکاح پر راضی نہیں، تو وہ علاقے یا برادری کے سرپنچ، جج یا معتبر عالم کے سامنے اپنے ولی کے کیے گئے نکاح کو رد کر سکتی یا سکتا ہے، تاکہ جس طرح اس کے نکاح پر لوگ گواہ بنے، اسی طرح اس کے نکاح فسخ کرنے پر بھی لوگ گواہ رہیں۔

(سوال): کیا معروف عالم کے سامنے رد کیا گیا نکاح فسخ مانا جائے گا؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): لڑکا لڑکی کا نکاح مجمع عام کے سامنے ہوا، لڑکا پردیس چلا گیا، بعد میں لڑکی نے جج کو درخواست پیش کی کہ اس کا کبھی نکاح نہیں ہوا، تو جج نے وہ نکاح فسخ کر دیا، کیا اس طرح نکاح فسخ ہوسکتا ہے؟

(جواب): جب نکاح پر لوگوں کی گواہی موجود ہے، تو یہ نکاح معتبر مانا جائے گا، اسے کوئی جج فسخ نہیں کرسکتا، البتہ اگر لڑکی اس نکاح سے راضی نہیں، تو وہ خلع کے ذریعہ ولی کے کیے گئے نکاح کو فسخ کرسکتی ہے۔

(سوال): مسلمان حاکم کے ذریعہ خیار بلوغ میں نکاح فسخ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): ہوسکتا ہے۔

(سوال): کیا پنچائیت کے ذریعہ خیار بلوغ میں نکاح فسخ ہوسکتا ہے؟

(جواب): شرعاً تو ہوسکتا ہے، البتہ قانونی طور پر جج سے فسخ کرانا ضروری ہے۔

(سوال): غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمان ان کی عدالت کے ذریعے نکاح فسخ کرا سکتے ہیں؟

(جواب): کرا سکتے ہیں۔

(سوال): کیا لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے؟

(جواب): لڑکی اور لڑکے دونوں کو خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے۔

(سوال): جو عورت نکاح سے نکلنے کے لیے مرتدہ ہو جائے اور بعد میں مسلمان ہو جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): مرتد کی سزا اسلامی قانون میں قتل ہے، اس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے، خواہ

وہ حیلہ کرتے ہوئے ہی مرتدہ ہو۔البتہ اگر تائب ہو جائے، تو اس کا اسلام معتبر ہے۔

سوال: اگر بلوغت سے پہلے وطی ہو گئی، تو کیا خیار بلوغ حاصل ہو گا؟

جواب: بلوغت کے فوراً بعد خیار بلوغ حاصل ہو گا، اگر اس کے بعد بھی وطی کر لی، تو خیار بلوغ حاصل نہ ہو گا۔

سوال: نابالغ لڑکے سے بالغ لڑکی کا نکاح ہوا، تو کیا وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے؟

جواب: اسے نکاح رد کرنے کا اختیار ہے۔

سوال: چچا نے بھتیجی کا نکاح کیا، اس وقت باپ پاگل تھا، بعد میں باپ تندرست ہو گیا، کیا وہ نکاح رد کر سکتا ہے؟

جواب: جب باپ پاگل تھا، تو ولایت منتقل ہو کر چچا کے پاس آ گئی اور اس نے نکاح کر دیا، تو نکاح درست ہو گیا، اب باپ کے تندرست ہونے کے بعد اگر چہ ولایت باپ کو حاصل ہو چکی ہے، مگر وہ چچا کے کیے گئے نکاح کو رد نہیں کر سکتا، کیونکہ چچا کو اس وقت مکمل ولایت حاصل تھی۔

سوال: جس نے بلوغت کے بعد ایک بار بھی نکاح قبول کر لیا، تو بعد میں اسے خیار بلوغ حاصل ہو گا یا نہیں؟

جواب: ایک بار قبول کرنے کے بعد دوبارہ خیار بلوغ حاصل نہ ہو گا۔

سوال: ماں نے نابالغہ کا نکاح کیا، کیا بلوغت کے بعد فسخ کر سکتی ہے؟

جواب: عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی، یہ اختیار صرف مردوں کے پاس ہے۔ لہٰذا ماں کا کیا گیا نکاح منعقد ہی نہ ہوا، تو بلوغت کے بعد اسے فسخ کرنے کا کیا معنی؟ لڑکی بغیر فسخ کیے ولی کی اجازت سے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: دادا نے نکاح کیا، بلوغت سے پہلے لڑکی شوہر کے پاس بھی رہی، کیا بلوغت کے بعد نکاح کو فسخ کر سکتی ہے؟

جواب: جس لڑکے یا لڑکی کا نکاح بلوغت سے پہلے ہو، تو اسے بلوغت کے بعد خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے، خواہ بلوغت سے پہلے خلوت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

سوال: کیا نکاح فسخ کرانے کے لیے بھی وہی شخص چاہیے، جس نے نکاح پڑھایا تھا یا کسی کے ذریعے بھی فسخ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نکاح پڑھانے والا ضروری نہیں، کسی بھی معتبر شخص کے ذریعہ خیار بلوغ میں نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے۔

سوال: فسخ نکاح میں زوجین کا موجود ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: میاں اور بیوی دونوں کا موجود ہونا ضروری نہیں۔ ایک کے فسخ کرانے سے بھی نکاح فسخ ہو جائے گا۔

سوال: ماں نے نکاح کر دیا، کیا بیٹی اسے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی۔

سوال: اگر بلوغت کے بعد بھی لڑکی کچھ عرصہ شوہر کے ساتھ رہی، تو کیا اب اسے خیار بلوغ حاصل ہو گا؟

جواب: اب اسے خیار بلوغ حاصل نہیں ہو گا۔

سوال: ولد الزنا نابالغہ کا نکاح اس کی ماں نے کر دیا، کیا بلوغت کے بعد اسے خیار بلوغ حاصل ہے؟

جواب: عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی، اس لیے جب نکاح ہی نہیں ہوا، تو خیار

بلوغ کا کیا معنی؟

(سوال): رافضی نے خود کو سنی ظاہر کر کے بالغہ سے نکاح کر لیا، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ رافضی ہے، کیا نکاح فسخ ہو سکتا ہے؟

(جواب): روافض سے نکاح جائز نہیں۔ یہ نکاح معتبر نہیں۔

(سوال): لڑکی کی عمر پندرہ برس ہے، کیا بالغہ شمار ہوگی؟

(جواب): پندرہ سال کی لڑکی بالغہ شمار ہوگی، خواہ اس کے علاوہ بلوغت کی کوئی نشانی ظاہر ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

(سوال): بلوغت میں قمری تاریخوں کا حساب ہوگا یا شمسی؟

(جواب): قمری تاریخوں کا۔

(سوال): باپ نے اپنی شادی کے لالچ میں اپنی نابالغہ بچی کی شادی کر دی، کیا یہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): لڑکی کو بلوغت کے بعد خیار بلوغ حاصل ہوگا۔

(سوال): شوہر سے علیحدگی اختیار کرنے کے لیے اگر عورت عیسائی ہو جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر شوہر سے جدائی کے لیے بھی عورت مرتدہ ہو جائے، تو نکاح ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ مرتدہ جیسے اسلام سے نکل جاتی ہے، نکاح سے بھی نکل جاتی ہے۔

(سوال): ولی کی اجازت کے بغیر کسی غیر نے لڑکی کا نکاح کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ نکاح ولی کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر وہ اس نکاح کو قائم رکھے، تو نکاح درست ہے اور اگر رد کر دے، تو نکاح ختم ہو گا۔

(سوال): لڑکی کے ولی نے کسی شخص کو بذریعہ خط وکیل بنایا کہ وہ اس کی بچی کا نکاح کسی لڑکے سے کردے، پھر وکیل نے لڑکی کی رضامندی سے اس کا نکاح اپنے ساتھ کردیا، تو کیا نکاح ہوا یا نہیں؟

(جواب): جب ولی نے وکیل کو مطلق اجازت دی، تو یہ نکاح صحیح ہے۔

(سوال): کیا ولی نکاح کی وکالت کسی دوسرے کو سونپ سکتا ہے؟

(جواب): ولی کسی دوسرے کو نکاح کا وکیل بنا سکتا ہے۔

(سوال): ایک عورت نے مرد سے کہا کہ تم اپنے ساتھ میرا نکاح کرلو، تو اس نے گواہوں کے سامنے نکاح کرلیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ نکاح لڑکی کے ولی کی اجازت پر موقوف ہے، جب تک ولی کی اجازت اور رضامندی نہ ہو، نکاح نہیں ہوتا۔

(سوال): اگر بالغ مرد اپنے نکاح کا وکیل اپنے والد کو بنادے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسا کرنا جائز ہے۔

(سوال): عورت نے پانچ ہزار مہر پر نکاح کی اجازت دی، لیکن وکیل نے رقم کم کر دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): وکیل کے لیے ایسا کرنا درست نہیں، البتہ نکاح ہوجائے گا۔

(سوال): کیا رشتہ داروں کے علاوہ غیروں میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): شریعت نے رشتہ داری کی قید نہیں لگائی۔ مناسب رشتہ جس برادری میں مل جائے، وہاں کردینا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ اور کئی صحابہ نے اپنی بیٹیوں کی شادیاں دوسرے قبیلوں میں کی ہیں۔ برادری میں کچھ فضیلت نہیں، یہ محض جان پہچان کے لیے ہیں۔

سوال:لڑکا کتنے برس کا ہو،تو بالغ ہوجاتا ہے کہ عورتیں اس سے پردہ کریں؟

جواب:ہر بالغ غیر مرد سے پردہ واجب ہے۔مردوں میں بلوغت کی تین نشانیاں ہیں؛① احتلام ② زیرناف بال کا اُگنا ③ پندرہ سال عمر

اگر کسی لڑکے میں پہلی دونشانیاں پندرہ سال سے پہلے ظاہر ہوجائیں،تو وہ بالغ تصور کیا جائے گا،اس کے اعمال لکھے جائیں گے۔اس سے پردہ واجب ہے۔

سوال:لڑکی کے ولی نے لڑکے والوں سے نکاح کا وعدہ کیا اور تاریخ مقرر کی،مگر نکاح سے پہلے لڑکی اس نکاح پر راضی نہ تھی اور عرض کیا کہ میرا نکاح اس جگہ نہ کیا جائے اور فلاں جگہ کردیا جائے،تو کیا لڑکی کا ولی لڑکے والوں سے وعدہ توڑ دے یا لڑکی کو مجبور کرکے اسی جگہ اس کا نکاح کرے؟

جواب:لڑکی کے ولی کو چاہیے کہ اگر لڑکی اس جگہ نکاح کرنے پر راضی نہیں،تو اسے راضی کرنے کی کوشش کرے،اگر راضی ہوجائے،تو درست ورنہ لڑکے والوں سے نکاح کا وعدہ توڑ دے اور اچھے الفاظ میں معذرت کرلے،کیونکہ مجبور کرکے اگر لڑکی کی شادی اسی جگہ کردی،تو لڑکی اس لڑکے سے کبھی راضی نہیں رہ سکے گی اور وہ دونوں اکھٹے رہتے ہوئے بھی جدا رہیں گے،نیز اگر لڑکی نکاح پر راضی نہ ہو،تو نکاح منعقد بھی نہیں ہوتا۔

❀ سیدہ خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے :

''آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں،ان کا نکاح ان کے والد نے کردیا،مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا،تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ ﷺ نے وہ نکاح رد (فسخ) کردیا۔''

(صحيح البخاري : 6945)

سوال: مرد نکاح کا دعویٰ کرتا ہے، جبکہ عورت انکار کرتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک دلائل اور شواہد سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ دونوں کا نکاح ہوا ہے، تب تک لڑکی غیر منکوحہ شمار ہوگی۔ البتہ اگر لڑکی منکوحہ ثابت ہو جائے اور وہ اپنے شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہتی ہو، تو خلع کے ذریعے نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

سوال: عورت اور مرد نکاح کا انکار کرتے ہیں، تیسرا شخص نکاح کی گواہی دیتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب عورت اور مرد دونوں نکاح کا انکار کرتے ہیں، تو ان کی بات ہی معتبر مانی جائے گی۔ تیسری شخص کی گواہی کا اعتبار نہیں، کیونکہ گواہی اسی وقت ہوتی ہے، جب کوئی دعویٰ کرنے والا ہو، جب مدعی ہی نہیں، تو گواہی کی ضرورت نہیں۔

سوال: کیا طوائفہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: ولی کی اجازت ہر لڑکی یا عورت کے لیے ضروری ہے، اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، بلکہ باطل ہے۔

سوال: کیا اعلانیہ فاسق سے نکاح درست ہے؟

جواب: اگر کوئی اعلانیہ گناہ کرنے والے سے نکاح کر لے، تو شرعاً وہ نکاح صحیح ہوگا، بشرطیکہ نکاح کی شرائط مکمل ہوں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ﴾(النّور: ٢٦)

''خبیث مردوں کے لیے خبیث عورتیں ہیں اور خبیث عورتوں کے لیے خبیث مرد ہیں۔''

سوال: ہم جنس پرستی کے متعلق اسلام کا نکتہ نظر کیا ہے؟

جواب: اسلام دین فطرت ہے اور اس کے تمام احکام فطرت سے مکمل ہم آہنگ ہیں، وہ انسانیت کو حیوانیت کی ناپاکیوں سے نکال کر روحانی نور عطا کرتا ہے، اسلام ہر ہر معاملے میں ایک جانور اور انسان کے بنیادی فرق کو واضح کرتا ہے، اسی طرح جنسیات کے باب میں بھی مکمل آگہی بخشی گئی ہے۔ اسلام فطری خواہش کی تکمیل کے لئے نکاح کو مشروع قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم نے ایک مومن کی صفات یوں بیان کی ہیں:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ، إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ، فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾(المؤمنون: 5-7، المَعارج: 29-31)

''وہ لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنی خواہشات صرف اپنی بیویوں اور لونڈیوں پر پوری کرتے ہیں، اس ذریعے میں کوئی ملامت کی بات نہیں، لیکن جو اس ذریعے سے آگے نکل کر کوئی طریقہ اختیار کرتے ہیں، تو وہ لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں۔''

فطری خواہش کی تکمیل کی حد مقرر ہوگئی، اپنی بیوی کے پاس آؤ یا اپنی لونڈی سے حظ اٹھاؤ، اس کے سوا کوئی تیسرا رستہ اپنانا منع ہے۔

یعنی یہ دو رستے فطرت سے ہیں اور ان سے سوا جتنے بھی راہ ڈھونڈ لئے گئے ہیں، وہ اللہ کے باغیوں کے اختیار کردہ رستے ہیں، وہ چاہے غیر عورت سے زنا ہو یا ہم جنس پرستی (Homosexuality)، ہر دو طریقے قبیح اور غیر فطری طریقے ہیں۔

اسلام نے جس طرح ایک زانی کے لئے حد مقرر کی ہے، اسی طرح ایک ہم جنس

پرست(Homosexual)پر بھی حد مقرر کی گئی ہے۔

لواطت وہ قبیح فعل ہے، جو اس جہان میں سب سے پہلے قوم لوط میں پایا گیا، اس کی موجد قوم لوط کو کہا گیا ہے، قرآن کریم نے سیدنا لوط علیہ السلام کا مقولہ نقل کیا ہے:

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ﴾(العَنكَبوت : 28)

''لوط علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی برائی کی طرف آتے ہو، جو تم سے پہلے کسی نے انجام نہیں دی۔''

اور اسی گناہ کی پاداش میں ان پر انتہائی دردناک عذاب مسلط کیا گیا، اللہ کے پیغمبر سیدنا لوط علیہ السلام ایک وقت تک ان کو سمجھاتے رہے، تبلیغ کرتے رہے۔

﴿أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ، وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ﴾(الشُّعَراء : 165-166)

''کیا سارے جہانوں میں سے تم مردوں سے خواہش پوری کرتے ہو اور اس رستے کو چھوڑ دیتے ہو، جو اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے، یقیناً تم حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو۔''

لوگ ان کا ٹھٹھا اڑاتے، مذاق کرتے، اللہ کا پیمبر تڑپتا کہ یہ لوگ اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں، شاید یہ عذاب سے بچ جائیں، وہ عذاب سے ڈراتے، فرماتے:

﴿أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾(العنكبوت : 29)

''تم مردوں کے پاس آتے ہو اور راستہ کاٹتے ہو، اپنی محفلوں میں برے کاموں کا ارتکاب کرتے ہو، تو اس کے جواب میں قوم کہنے لگی: اگر تو سچا ہے، تو اللہ کا عذاب لے آ۔''

﴿إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ، وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ﴾

(الأعراف :81-82)

''تم لوگ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے خواہش پوری کرتے ہو، تم حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو، ہم نے ان پر پتھروں کی بارش کی اور دیکھئے مجرموں کا انجام کار کیا ہوتا ہے؟''

یہ انسان نامی مخلوق جب سرکشی پر آتی ہے، تو پھر اپنے محسنوں کو بھول جاتی ہے، الٹا ان سے مذاق کرتی ہے، انبیا کی باتوں پر کھی کھی کرتی ہے، وہ عذاب سے ڈراتے ہیں، یہ عذاب سے نہیں ڈرتے، وہ سمجھاتے ہیں، یہ انہیں تکلیف دیتے ہیں، وہ انہیں جہنم سے بچانا چاہتے ہیں، یہ اپنے ہاتھ چھڑا لیتے ہیں، پیغمبر پیچھے کھڑے کلپتے رہ جاتے ہیں۔

قرآن ایک منظر بیان کرتا ہے:

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ، أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ، فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّنْ

قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ﴾ .

(النّمل : 54-58)

''لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اچھے بھلے سمجھدار ہو کر بھی بے حیائی کا کام کرتے ہو، اپنی شہوت عورتوں کی بجائے مردوں سے پوری کرتے ہو، یقیناً تم جہالت برتتے ہو، تو اس کے جواب میں لوط علیہ السلام کی قوم کہنے لگی کہ لوط اور ان کے اہل خانہ کو بستی سے نکال دو، یہ لوگ زیادہ پاکیزہ بنتے ہیں۔ پھر ہم نے لوط علیہ السلام اور ان کے اہل خانہ کو نجات دے دی، ان کی بیوی کو نجات نہیں ملی، کیونکہ اس کے متعلق طے کر دیا گیا تھا کہ یہ پیچھے رہ جائے گی، پھر ہم نے ان پر بارش برسائی، وہ بارش بہت بری ہے، جو ایسی قوم پر برسے، جس کو پہلے اللہ کے عذاب سے متنبہ کیا جا چکا ہو۔''

قوم نے اپنے محسن کے ساتھ جب یہ سلوک کرنے کی ٹھان لی، تو اللہ کی لاٹھی حرکت میں آ گئی، چند فرشتے سیدنا لوط علیہ السلام کے گھر میں خوبصورت اور حسین وجمیل شکل میں متشکل ہو کر آئے، یہ قوم ان پر بری برائی کے ارادے سے ٹوٹ پڑی، لوط علیہ السلام پریشان ہو جاتے ہیں، کہنے لگے کہ میری قوم! یہ میرے مہمان ہیں، مجھے میرے مہمانوں کے حوالے سے رسوا نہ کیجئے، چونکہ نبی قوم کے لئے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے، سو اسی لئے کہا: تمہاری بیویاں جو میری بیٹیاں ہیں، وہ تمہارے لئے حلال ہیں۔ ان سے اپنی خواہش پوری کر لو:

﴿وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَقَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ

فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ، قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَّإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ﴾(هود: 78-79)

''ان کی قوم ان کی طرف بھاگتی ہوئی آئی، یہ لوگ اس سے قبل بھی برائیاں کرتے آئے تھے، لوط علیہ السلام کہنے لگے کہ میری قوم، یہ میری بیٹیاں ہیں، یہ تمہارے لئے حلال ہیں، اللہ سے ڈر جاؤ اور میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے شرمندہ نہ کرو، کیا تم میں سے کوئی سمجھدار انسان نہیں ہے، وہ کہنے لگے کہ ہمیں آپ کی بیٹیوں سے کچھ غرض نہیں ہے، آپ اچھی طرح سے جانتے ہو کہ ہم چاہتے کیا ہیں؟''

کبھی فرماتے:

﴿قَالَ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ، لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾(الحجر :71-72)

''یہ میری بیٹیاں موجود ہیں، اگر تم اپنی خواہش پوری کرنا ہی چاہتے ہو، تو ان سے کرلو، قسم ہے تیری عمر کی! وہ لوگ اپنی مدہوشی میں بھٹکے پھرتے تھے۔''

جب سرکشی حد سے بڑھ گئی اور پیمبر کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا، تو ہاتھ اٹھا دیئے:

﴿قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ﴾(العَنکَبوت: 30)

''میرے رب! اس فسادی قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما۔''

یہ رات گزری تھی کہ عذاب کا کوڑا آن پڑا

﴿فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ، فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ﴾(الحجر : 73-74)

صبح کی پو پھوٹی تو ایک ہولناک چیخ پڑی، ہم نے اس بستی کو الٹا دیا، اوپری حصہ نیچے کر دیا اور نیچے والا اوپر کر دیا، پھر ان پر پتھروں کی بارش کر دی۔''

اور یوں وہ نشانِ عبرت بنا دیئےگئے :

﴿وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾(العنكبوت : 35)

''ہم نے باشعور معاشروں کے لئے قوم لوط کو واضح نشانی بنا دیا ہے۔''

احکام الٰہی کا تمسخر اڑانے والوں اور خائن عصمت قوموں کا یہی انجام ہوا کرتا ہے۔ دنیا میں توہین و تذلیل، ذلت و خسران، زبوں حالی اور پریشانی و پشیمانی ان کا مقدر بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ مَّنْضُودٍ، مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ﴾

(هود : 82-83)

''جب ہمارا امر آ چکا، تو ہم نے ان کی بستی کو الٹا کر رکھ دیا، اوپر والا حصہ نیچے اور نیچے والا اوپر چلا گیا، پھر ان پر پتھروں کی بارش کر دی، کنکروں والے پتھر، جن پر تیرے رب کی طرف سے نشان تک لگے ہوئے تھے، اور یہ پتھر ظالموں سے کچھ بعید نہ تھے۔''

اللہ نے اپنے نبی کو سرخرو کیا، ظالمین فاسقین اور مفسدین کا قلع قمع کر دیا گیا:

﴿وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ﴾(الأنبياء : 74)

''ہم نے لوط علیہ السلام کو علم وحکمت کی دولت عطا کی اور اس بستی سے نجات دی، جو خبائث کا ارتکاب کرتے تھے، یقیناً وہ لوگ فاسق لوگ تھے۔''

یہ اتنا شنیع جرم ہے کہ اللہ کریم نے اس کے مرتکبین پر پتھروں کا عذاب نازل کیا، ان کی بستی کو الٹا دیا گیا، اور پھر قیامت تک کے لئے ان کو نشان عبرت بنا دیا گیا، یقیناً فحاشی اور بدکاری کا ارتکاب وہی لوگ کرتے ہیں، جن کی فطرت مسخ ہو چکی ہو، ان میں بہیمانہ صفات در آئی ہوں اور شیطان ان پر تسلط کر چکا ہو، اس مکروہ اور خبیث فعل کا ارتکاب بندر اور خنزیر بھی نہیں کرتے، جو کفار کر لیتے ہیں۔

ہم جنس پرستی معاشرے کے لئے ناسور ہے، یہ ایسی درندگی ہے، جو زہر ہلاہل سے زیادہ قاتل ثابت ہوتی ہے۔ یہ انتہائی مہلک غلطی اور نفس کا دھوکہ ہے، جو عزت کے معیار کو تار تار کر دیتا ہے۔ اس خبیثہ سے ہر حقیقت شناس اور سلیم الفطرت انسان کو گھن آتی ہے، دل کالے ہو جاتے ہیں اور یہ انسانی صحت کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے۔ جو قومیں اس عمل میں مبتلا کر دی جائیں، اللہ کی جانب سے سخت گرفت کا شکار ہو جاتی ہیں، ناسپاسی اور نافرمانی کے برے نتائج ان کی حالت سے ظاہر ہوتے ہیں، ان کی اخلاقی زندگی کا معیار انتہائی پست ہونے لگتا ہے، عفت وعصمت کا جوہر گم کر بیٹھتی ہیں اور ہمت وشجاعت ان سے مفقود ہو جاتی ہے۔ امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ (۱۸۷ھ) فرمایا کرتے تھے:

لَوْ أَنَّ لُوطِيًّا اغْتَسَلَ بِكُلِّ قَطْرَةٍ مِنَ السَّمَاءِ لَقِيَ اللّٰهَ غَيْرَ طَاهِرٍ.

''ایک لوطی اگر آسمان سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے نہا لے، تو بھی اللہ کو ناپاکی کی حالت میں ملے گا۔''

(ذمّ الهوىٰ لابن الجوزي، ص 208، وسندهٗ صحيحٌ)

لواطت سے رشتوں کا تقدس اور حرمت بھی ختم ہو جاتی ہے، اسی لئے قرآن نے اسے فاحشہ اور خبائث سے تعبیر کیا ہے۔ فاحشہ اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنی حد سے گزر جائے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَّأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾(الأعراف: 33)

''کہہ دیجئے کہ میرے رب نے ظاہری و باطنی بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے، اسی طرح گناہ اور ناحق زیادتی کو حرام قرار دیا ہے، میرے رب نے اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ تم اس کے ساتھ شرک کرنے لگو، جس پر کوئی دلیل نازل نہیں ہوئی ہے، اور اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہنے لگو جن کا تمہیں علم تک نہیں ہے۔''

سوال: جو شخص ہم جنس پرستی کا شکار ہو، اس سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: گو کہ ہم جنس پرستی خبیث عمل ہے، اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے، مگر اس فعل شنیع کے مرتکب سے نکاح ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ یاد رہے؛

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ﴾(النّور: ٢٦)

''خبیث مردوں کے لیے خبیث عورتیں ہیں اور خبیث عورتوں کے لیے خبیث مرد ہیں۔''

سوال: ایک چھوٹے خاندان کی عورت نے اپنا نکاح سید زادے سے کر دیا اور ولی

سے اجازت طلب نہیں کی، کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح سید سے ہو، یا کسی اور قوم کے فرد سے، ہر حال میں ولی کی اجازت شرط ہے، اگر ولی اجازت نہ دے، تو نکاح باطل ہے۔

(سوال): کیا سیدزادی کا نکاح غیر سید سے جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): جائز ہے، عہد صحابہ و تابعین میں کئی سیدزادیوں کا نکاح غیر سید سے ہوا ہے۔

(سوال): کیا اعلانیہ فاسق شریف عورت کا کفو ہے یا نہیں؟

(جواب): اعلانیہ فاسق شریف عورت کا کفو نہیں، تا آنکہ وہ تائب ہو جائے۔

(سوال): کیا نابالغہ کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): ہر لڑکی یا عورت کے لیے ولی کی اجازت اور رضامندی شرط ہے، اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(سوال): کیا غیر کفو میں نکاح ہو سکتا ہے؟

(جواب): اگر لڑکی اور لڑکا راضی ہوں، تو ہو سکتا ہے۔

(سوال): صالح کا نکاح فاسق سے ہو سکتا ہے؟

(جواب): ہو سکتا ہے۔

(سوال): غیر کفو والے مرد نے دھوکہ دے کر ایک سیدہ سے نکاح کر لیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر لڑکی راضی نہیں، تو اس نکاح کو رد کر سکتی ہے۔

(سوال): حرامی لڑکے سے شریف عورت کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر نکاح کی شرائط مکمل ہیں، تو نکاح صحیح ہے۔

(سوال): بیوہ بالغہ ولی کی اجازت کے بغیر غیر کفو میں نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب): ہرعورت کے لیے ولی کی اجازت شرط ہے،خواہ وہ بیوہ ہو یا باکرہ، بالغہ ہو یا نابالغہ۔اگرکوئی عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اور ولی اس نکاح پر راضی نہ ہو،تو وہ نکاح باطل ہے،خواہ نکاح کفو میں ہو یا غیر کفو میں۔

(سوال): فاسق لڑکے نے خود کو صالح ظاہر کر کے نکاح کیا، بعد میں جب فاسق ہونا معلوم ہوا،تو لڑکی نکاح پر ناراض ہوئی ،نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب):لڑکے نے جو دھوکہ دیا،اس پر گناہ گار ہوگا،البتہ نکاح ہو چکا ہے،اب اگر لڑکی اس فاسق کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی،تو خلع سے نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

(سوال): کیا سید اپنی لڑکی کو غیر سید سے بیاہ سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب):سیدہ لڑکی کا نکاح غیر سید سے صحیح ہے،عہد صحابہ اور تابعین سے اس پر عمل ہوتا آرہا ہے۔

(سوال): کیا سیدزادی کے لیے بھی ولی کی اجازت شرط ہے؟

(جواب):لڑکی سیدزادی ہو یا غیر سیدہ، ہرصورت ولی کی اجازت شرط ہے۔

(سوال):سیدہ کا نکاح ایک غیر سید سے ہوا، جو خود کو''شیخ''بتاتا تھا،بعد میں معلوم ہوا کہ یہ''جولاہا''ہے،تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح ہو چکا ہے۔اب اگر لڑکی اس لڑکے کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی،تو خلع کے ذریعہ اپنے ولی کے کیے گئے نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔مگر یہ یادر ہے کہ محض برادری کی وجہ سے نکاح ختم کرنا جائز نہیں۔

(سوال): کیا سیدہ کا نکاح نومسلم لڑکے سے جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): عجمی سے کیا مراد ہے؟

(جواب): جس کا تعلق عرب کے کسی قبیلہ سے نہ ہو، وہ عجمی ہے۔

(سوال): کیا عربی النسل عورت کا نکاح عجمی سے ہوسکتا ہے؟

(جواب): ہوسکتا ہے، کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لوگو! آپ سب کا رب ایک ہے، آپ سب کا باپ (آدم علیہ السلام) ایک ہے، خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ کو کسی سیاہ پر اور کسی سیاہ کو کسی سرخ پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، البتہ صرف تقویٰ کی بنا پر۔''

(مسند الإمام أحمد : 23489، وسندهٗ حسنٌ)

(سوال): کیا کسی عربی النسل عورت کا نکاح لوہار یا نجار سے ہوسکتا ہے؟

(جواب): ہوسکتا ہے۔

(سوال): کیا ولدالزنا کا نکاح صحیح النسب سے ہوسکتا ہے؟

(جواب): ہوسکتا ہے۔

(سوال): کیا نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کا ولی غیر کفو میں کرسکتا ہے؟

(جواب): اگر ولی غیر کفو میں نکاح کر دے، تو نکاح ہو جائے گا، البتہ لڑکی کو بلوغت کے بعد خیار بلوغ حاصل ہوگا۔

(سوال): کیا قریشی کا نکاح غیر قریشی سے ہوسکتا ہے؟

(جواب): ہوسکتا ہے۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بنواُمیہ میں سے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح یکے بعد دیگرے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا۔

اسی طرح سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی بنو اُمیہ خاندان سے تعلق رکھتی تھیں، آپ رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں اور اُم المومنین بنیں۔

(صحیح مسلم :2501)

سوال: سید اور شیخ ہم کفو ہیں یا نہیں؟

جواب: سید اور شیخ ہم کفو ہیں۔ برادری کی بنا پر کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

سوال: بیوہ سیدزادی کا نکاح غیر قریشی سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہوسکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح یکے بعد دیگرے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کیا، جو بنو اُمیہ سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال: مرد نے غیر کفو میں نکاح کرلیا، تو نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

جواب: زوجین راضی ہوں، تو غیر کفو میں نکاح صحیح ہے۔

سوال: پٹھان نے دھوکہ دے کر سیدزادی سے نکاح کرلیا، نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: نکاح ہو چکا ہے، اب اگر سیدزادی پٹھان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو خلع کے ذریعہ نکاح فسخ کرسکتی ہے۔

سوال: ولی کی رضامندی کے بغیر لڑکی نے غیر کفو میں نکاح کرلیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ولی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، خواہ نکاح کفو میں کیا گیا ہو، یا غیر کفو میں۔

سوال: پٹھانی کا نکاح شیخ زادے سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔